متحدہ عرب امارات میں اردو

عطیۂ عرشی زادہ

محمد کبیر خان

مقتدرہ قومی زبان ◎ اسلام آباد

۱۹۸۶ء

متحدہ عرب امارات میں اُردو

عطیہ عرشی زادہ

پمفلٹ نمبر ۳۴

طبع اوّل : ۱۹۸۶ء

طابع : پیپ بورڈ پرنٹرز لمیٹڈ ،
راولپنڈی

ناشر : ڈاکٹر وحید قریشی
(صدر نشین)
مقتدرہ قومی زبان
مکان نمبر ۱۰ ، گلی نمبر ۳۲ ،
سیکٹر ایف ۸/۱ ،
اسلام آباد

متحدہ عرب امارات میں اُردو

محمد کبیر خان

مقتدرہ قومی زبان ۔ اسلام آباد
۱۹۸۶ء

خلیجی ممالک میں بالعموم اور عرب امارات میں بالخصوص کسی پاکستانی کو زبان کا مسئلہ درپیش نہیں ہوتا۔ ابوظبی دوبئی، شارجہ، عجمان، راس الخیمہ، اُم القوین اور الفجیرہ کی امارات پر مشتمل "متحدہ عرب امارات" ان خلیجی ممالک میں سرِفہرست ہے جہاں رابطہ کی سب سے اہم زبان اُردو ہے۔ اگرچہ امارات میں اُردو کی ترویج اور فروغ کے لیے شعوری کاوشوں کا عمل دخل نسبتاً کم ہے لیکن اس زبان کو یہاں قبولِ عام کا درجہ حادثاتی طور پر نہیں ملا بلکہ ایک مدت کے ارتقائی عمل سے بتدریج گزرنے کے بعد یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ وہ محرکات جن کی بدولت آج اُردو خلیجی ریاستوں میں مقبولیت حاصل کر سکی ہے، درج ذیل ہیں۔

۱۔ تجارتی اور معاشرتی میل جول

۲۔ مذہبی، ثقافتی اور نظریاتی ہم آہنگی

اُردو کی ترویج میں اس وقت اچانک بے پناہ اضافہ ہوا جب خلیجی ممالک میں بالعموم اور عرب امارات میں بالخصوص تیل کی دریافت نے اقتصادی اور معاشی انقلاب برپا کیا۔ تیل کی دولت سے مالا مال اس ملک نے تیزی کے ساتھ ترقی شروع کی تو مقامی آبادی افرادی قوت کی ضرورت پورا نہ کر سکی۔ ایسے میں جن قریبی ممالک کے محنت کشوں نے امارات کا رخ کیا ان میں پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سرِفہرست ہیں۔ بھارتی اور بنگالی مسلمان کارکنوں کی اکثریت پہلے سے اُردو جانتی تھی۔ ان لوگوں کا پاکستانیوں کے ساتھ مذہبی اور نظریاتی میلان سونے پر سہاگہ ثابت ہوا۔ اس طرح عربی اور عجمی مسلمانوں کی یکجائی کی وجہ سے اُردو کے سیلاب نے بھارت اور بنگلہ دیش کے ان ہزاروں کارکنوں کو بھی متاثر کیا جو ہندی، پنجابی، مالاباری، مراٹھی، گجراتی، سندھی اور کشمیری وغیرہ جیسی علاقائی زبانوں کے سوا کسی اور زبان سے واقف نہ تھے۔ چنانچہ اُردو ہی رابطہ کی اہم زبان بنتی چلی گئی حتیٰ کہ اس وقت عرب امارات میں رابطہ کی ایک اہم زبان کی حیثیت سے اردو کو قبولِ عام کا درجہ حاصل ہے۔

حال ہی میں منعقد ہونے والے ایک مذاکرے میں سفارت خانہ پاکستان کے لیبر اتاشی اور کمیونٹی ویلفیئر آفیسر نے بتایا کہ ایک محتاط اندازے کے مطابق امارات کے ۱۴ لاکھ ساکنان میں ۱۰ لاکھ سے زاید افراد اُردو کو رابطہ کی زبان کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں۔ پاکستانیوں کے علاوہ امارات میں جن ممالک کے لوگ کثرت سے اُردو بولتے اور سمجھتے ہیں وہ علی الترتیب بھارت، بنگلا دیش، امارات و ایران ہیں جبکہ عمان اور صومالیہ کے باشندے بھی کافی تعداد میں اُردو جانتے ہیں۔ دیگر خلیجی ممالک کے باشندگان نسبتاً کم تعداد میں اُردو بولتے ہیں بعض پرانی کمپنیوں کے یورپی کارکن بھی قلیل تعداد میں اُردو بولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے متحدہ عرب امارات میں اُردو کی تدریج و ترقی کے سلسلہ میں شعوری کاوشوں کا عمل دخل نسبتاً بہت کم ہے۔ لیکن ان غیر شعوری یا بالواسطہ کوششوں کے دور رس اثرات اور نتائج کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان ہی اثرات کا نتیجہ ہے کہ اُردو کو اس ملک میں بین الاقوامی زبانوں پر رابطہ کی ایک اہم زبان کی حیثیت سے فوقیت حاصل ہے۔ یہاں یہ امر بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ عوام الناس کے علاوہ اُردو کو حکمران طبقے میں بھی مقبولیت حاصل ہے۔ مثال کے طور پر دیگر شیوخ کے علاوہ ولی عہد ڈپٹی سپریم کمانڈر مسلح افواج شیخ خلیفہ بن زید ال نہیان، شیخ محمد اور شیخ سرور جیسی مقتدر اور ہردلعزیز شخصیات بھی روانی کے ساتھ اُردو بولتی ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ متحدہ عرب امارات میں اُردو زبان قبولیت کے کس مقام پر ہے۔ متحدہ عرب امارات کا دارالحکومت ابوظبی تو انتہائی جدید اور یورپی طرز کا شہر ہے لیکن دوبئی، شارجہ، عجمان وغیرہ کے کوچہ و بازاروں میں اجنبیت کا قطعاً احساس نہیں ہوتا ہر جگہ اُردو کی گونج سنائی دیتی ہے۔ ایرانی دکاندار بھی اُردو ہی میں بھاؤ تاؤ کرتے ہیں یہاں تک کہ امارات کے سرکاری سکہ درہم کو روپیہ اور فلس کو پیسہ کہا جاتا ہے اور یہ "غلط العام" اتنا ہو چکا ہے کہ پاکستانی روپے کے مقابلے میں سوا چار گنا سے زائد قیمت کا حامل درہم روپیہ ہی کے زیر تصرف و تمسک ہے۔

متحدہ عرب امارات میں پاکستانی اخبارات رسائل و جرائد نہ صرف اسٹالوں پر عام ملتے ہیں بلکہ اخبار فروش سر معروف چوراہے پر اُردو اخبارات و رسائل بیچتے نظر آتے ہیں۔ ٹریفک کے اشارے پر جوں ہی کوئی گاڑی رُکتی ہے اخبار فروش بھاگ کر پہنچتے ہیں اور "آج کا تازہ اخبار" کہہ کر مسافروں کو متوجہ کرتے ہیں۔ امارات میں پاکستانی قومی اخبارات کی کھپت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ دو بڑے قومی اُردو اخبارات میں سے

ایک کی چودہ ہزار اور دوسرے کی بھی تقریباً اتنی ہی کاپیاں روزانہ فروخت ہوتی ہیں۔ عرب امارات میں پاکستان کے سات روزنامے، تیرہ ہفت روزے، دس ماہنامے، اُردو رسائل اور متعدد ادبی جرائد باقاعدگی سے فروخت ہوتے ہیں۔ کئی اخبارات کے نمائندے یہاں مقیم ہیں جبکہ ایک روزنامے کی یہاں سے اشاعت واجرا کی کوششیں بھی کی جارہی ہیں اور توقع ہے کہ جلد ہی یہاں سے یہ اُردو روزنامہ جاری ہو جائے گا۔ پاکستانی جرائد کے علاوہ بھارتی اُردو رسائل بھی عام بکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُردو تصانیف بھی اسٹالوں اور لائبریریوں سے دستیاب ہیں۔

یہاں مساجد، ہوٹلوں، دکانوں، ہسپتالوں، بنکوں اور عوامی اجتماعات کی دیگر جگہوں پر عربی کے ساتھ اُردو میں بورڈ، اشتہارات، نوٹس اور اعلانات عام دیکھے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح دینی، ثقافتی، علمی و ادبی نوعیت کی تقریبات کے سلسلے میں بینر بھی جابجا دکھائی دیتے ہیں۔ گلی کوچوں میں نعتوں اور غزلوں کے کیسٹ بکتے اور لاؤڈ اسپیکروں پر ریکارڈ بجتے ہیں۔ یہاں اُردو کے فروغ کے سلسلے میں امارات کے نشریاتی اداروں نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ریڈیو ابوظہبی سے اُردو نشریات کا آغاز کئی سال پہلے ہوا۔ اُس وقت ان نشریات کا دورانیہ صرف ایک گھنٹہ تھا۔ جبکہ آج کل تین گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل پروگرام روزانہ شام پانچ بجے سے آٹھ بجے تک نشر کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ راس الخیمہ کے ریڈیو اسٹیشن سے بھی اُردو پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ ان نشریات میں دینی، علمی، ادبی، اور سائنسی پروگراموں کے علاوہ خبریں، تقاریر، معلوماتِ عامہ، طب و صحت اور موسیقی کے متنوع پروگرام شامل ہوتے ہیں۔ امارات میں ان پروگراموں کے سامعین کی تعداد کا تعین تو مشکل ہے لیکن سامعین کے خطوط کے جوابات سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستانیوں کے علاوہ بھارتی، بنگلہ دیشی، مقامی، صومالی، سوڈانی، مصری اور فلسطینی سامعین کی بھاری تعداد ان پروگراموں میں دلچسپی رکھتی ہے۔ بالخصوص اُردو عربی بول چال اور موسیقی کے پروگرام توجہ اور دلچسپی سے سنے جاتے ہیں۔ ریڈیو ابوظہبی کی اُردو نشریات کا معیار بھی بلند ہے جس کا سہرا سید اظہار حیدر کے سر ہے جو میونسپلٹی میں ڈپٹی چیف انجینئر ہیں ان کا شمار امارات کے اچھے شاعروں میں ہوتا ہے اور پاکستانی کمیونٹی کی فلاح وبہبود کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں ریڈیو ابوظہبی اور راس الخیمہ کے علاوہ ریڈیو پاکستان، آل انڈیا ریڈیو اور بی۔ بی۔ سی کی اُردو نشریات عام سنی جاتی ہیں جبکہ خلیجی ممالک کے جن ریڈیو اسٹیشنوں کے اُردو پروگراموں کو دلچسپی سے سنا جاتا ہے ان میں ریڈیو کویت، قطر اور ریڈیو ریاض سعودی عرب شامل ہیں۔ دوبئی کے ٹی۔ وی اسٹیشن سے پاکستانی فلموں اور ڈراموں

کے سلسلہ میں مجاز حکام سے بات چیت جاری ہے۔ اس کے علاوہ قطر، بحرین اور عمان کے اُردو ٹی۔ وی پروگرام بھی یہاں آسانی سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

متحدہ عرب امارات میں اُردو کے فروغ کے سلسلہ میں جو ادارے یا شخصیات مصروفِ عمل ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ پاکستانی تعلیمی ادارے
۲۔ پاکستانی ثقافتی مراکز
۳۔ علمی و ادبی تنظیمیں
۴۔ ادبی شخصیات

اس وقت متحدہ عرب امارات میں کئی پاکستانی تعلیمی ادارے قائم ہیں جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات زیرِ تعلیم ہیں۔ ان اداروں میں پرائمری سے اعلیٰ ثانوی درجہ تک تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ پاکستانی اسکول و کالج ابوظہبی، پاکستانی اسکول و کالج شارجہ اور العین کے علاوہ پاکستانی اسلامی مدرسہ جرن یافور اور بدارزایدان تعلیمی اداروں میں سرِفہرست ہیں جن میں اُردو ذریعہ تعلیم ہے اور ان اداروں کی شفٹوں میں ہزاروں پاکستانی، بھارتی، صومالی اور سوڈانی طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان اداروں میں کوالیفائڈ اسٹاف کام کرتا ہے۔ اور ان تعلیمی اداروں کا نصاب وفاقی تعلیمی بورڈ کے مطابق ہے۔ غیر نصابی سرگرمیوں میں مباحثوں، تقریری مقابلوں اور ذہنی آزمائش کے پروگراموں کے علاوہ ثقافتی اور تفریحی پروگراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے جو اُردو کے فروغ کے سلسلہ میں انتہائی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ پاکستان کے قومی دنوں کی مناسبت سے تقریبات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں جشنِ ولادتِ قائدِ اعظم کے سلسلے میں ایک مباحثے کا اہتمام پاکستان کالج و اسکول ابوظہبی میں کیا گیا جس میں دیگر خلیجی ممالک کے پاکستانی تعلیمی اداروں کے طلبہ نے بھی حصہ لیا۔ اس اُردو مباحثہ میں طلبہ نے بہت معیاری تقاریر کیں۔ سفارت خانہ پاکستان ان اداروں کی سرپرستی کرتا ہے۔

متحدہ عرب امارات میں ابوظہبی، شارجہ اور العین کے مقامات پر متعدد ثقافتی مراکز قائم ہیں۔ ان مراکز میں دینی، علمی و ادبی اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں، جن میں ممتاز علماءِ دین، دانشور، ادیب و شاعر شریک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان مراکز میں ثقافتی اور تفریحی پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ایسے پروگراموں میں پاکستان کے معروف فنکاروں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ان مراکز میں منعقد ہونے والی تقریبات بالواسطہ یا بلاواسطہ اُردو زبان کے فروغ اور اشاعت کا باعث بنتی ہے۔ سفارت خانۂ پاکستان ان مراکز کی

بہ لحاظ حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسی طرح امارات میں "بزمِ ادب" جیسی ادبی تنظیموں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ سفارت خانہ پاکستان یہاں کے حکومتی اداروں سے بات چیت کرکے اُردو کے فروغ کے سلسلے میں جو اہم کامیابیاں حاصل کرچکا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ العین یونیورسٹی میں اُردو کی نشست کا اجرا

۲۔ مردم شماری کے فارموں میں اُردو کالم

امارات میں ایک ہی یونیورسٹی ہے جو العین کے مقام پر قائم ہے۔ سفارت خانۂ پاکستان کے لیبر اتاشی اور کمیونٹی ویلفیئر آفیسر جناب انوار حیدر (جو اُردو کے بہت اچھے شاعر ہیں) نے ایک مجلس مذاکرہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "ہم محکمہ تعلیم عرب امارات سے بات چیت کرکے ان کو آمادہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور انشاء اللہ جلد ہی العین یونیورسٹی میں اُردو کی نشست کا اجرا ہوجائے گا۔ اس کے علاوہ سرکاری زبان عربی کے ساتھ اُردو کے رواج کے سلسلے میں ہمارے استدلال کو مانتے ہوئے متعلقہ محکمہ نے حالیہ مردم شماری کے لیے جاری کردہ سرکاری فارموں میں اُردو کے کالم بھی چھاپے ہیں۔" سفارت خانۂ پاکستان کے اس استدلال کو بھی اصولی طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے اور جلد ہی شاہراہوں کے انتباہی بورڈ عربی کے ساتھ اُردو میں بھی لکھے جائیں گے۔

امارات میں اُردو زبان و ادب کے آباد کاروں کے سلسلے میں جن شخصیات نے بے لوث خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں حبیب عثمانی مرحوم، ناظم الامور جناب ناظم الدین، جناب انوار حیدر، جناب اظہار حیدر، جناب ع۔ س۔ مسلم، جناب زبیر فاروق، جناب اعجاز مرزا، جناب ڈاکٹر مشتاق، جناب ڈاکٹر زیدی، جناب شکیل آزاد، جناب شفیق سلیمی، جناب زاہد سعید زاہد، جناب نور ملک، جناب قمر نقوی، جناب عزیز قریشی، جناب سلیم منظر، جناب ڈاکٹر بخاری، جناب مستان شریف، جناب صدیق عربی، جناب ڈاکٹر شوکت، جناب انجم الہ آبادی، جناب ڈاکٹر شاہد رفیق، جناب نعیم بخاری، جناب جوش ہزاروی، محترمہ رفعت مرتضیٰ زیدی، محترمہ سعدیہ روشن، محترمہ سیمیں برلاس اور اختر حسین شیخ شامل ہیں۔ اختر حسین شیخ ۱۹۷۴ء سے ابوظہبی میں مقیم ہیں اور "زنجیر حقیقیاں" کے نام سے ان کا مجموعہ کلام بھی اشاعت پذیر ہوچکا ہے۔ راقم نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے عرب امارات میں اُردو کے ماضی حال اور مستقبل کے متعلق ان کے خیالات معلوم کیے۔ امارات کے ایک شاعر اور ادب نواز شخصیت شکیل آزاد نے اس ضمن میں کہا:

"اُردو یہاں اس وقت بھی بولی جاتی تھی جب سترہ برس قبل میں نے یہاں آکر سکونت اختیار کی۔ درمیانی عرصے میں یہاں پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کی ایک بہت بڑی تعداد محنت مزدوری کے لیے آئی تو امارات میں اُردو کا رواج سا قائم ہو گیا۔ بظاہر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان محنت کشوں کی واپسی کے ساتھ ہی اُردو بھی کوچ کر جائے گی۔ لیکن کثیر تعداد میں ان لوگوں کی واپسی کے باوجود اُردو کے مقام میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔"

نوجوان شاعر منور عزیز نے کہا:۔

"جب سے میں غم روزگار کے سلسلہ میں دوبئی آیا ہوں، میں نے کبھی بھی یہ محسوس نہیں کیا کہ میں پردیس میں ہوں۔ کیونکہ یہاں اپنی قومی زبان اور پاکستانی بھائیوں کی رفاقت اس طرح ملی ہے کہ جیسے وطن میں ہوں۔"

افسانہ نگار اور شاعر اسلام عظمی کہتے ہیں:۔

"امارات میں اُردو کے شاندار مستقبل کا اندازہ اس سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ گزشتہ دنوں امارات کے ایک بڑے عربی روزنامہ "البیان" میں ایک کارٹون شائع ہوا جس میں ایک غیر ملکی ایک عرب سے عربی میں پوچھتا ہے "کیف حالک" تو عرب اس غیر ملکی کو اُردو میں جواب دیتا ہے "ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔""

متحدہ عرب امارات میں مقیم ایک اور شاعر اور پاکستانی سکول کے استاد شفیق سلیمی نے کہا:۔

"پاکستانی بچوں کے ساتھ میل جول میں عرب اور غیر عرب بچے جس قدر تیزی سے اُردو سیکھتے ہیں وہ حیران کن ہے۔ اسی طرح پاکستانی بچے فرفر عربی بولتے ہیں تو مجھے تعجب ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں چاہیے کہ باہمی ربط کو بڑھانے کے لیے معروف عربی شعرا اور ادبا کا اُردو میں اور اُردو شعراء کا عربی میں ترجمہ کریں۔"

مرکز پاکستان کے جنرل سیکرٹری اعجاز مرزا کہتے ہیں:۔

"مرکز پاکستان ابوظہبی مختلف النوع تقریبات کے انعقاد کے ذریعہ اُردو کی بھرپور خدمت کر رہا ہے۔ ان تقریبات میں محافل شعر و سخن کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہم نے بین الاقوامی نوعیت کے مشاعرے بھی منعقد کیے ہیں۔ دینی، علمی، ادبی اور تفریحی پروگرام بھی اُردو کے فروغ اور اشاعت کا باعث بنتے ہیں۔ ہم جلد ہی پروگراموں کا ایسا سلسلہ شروع کرنے والے

ہیں جن میں اُردو کے ساتھ عربی دانشوروں، ادبا اور شعرا کو بھی مدعو کریں گے تاکہ دونوں زبانیں ایک دوسرے کے قریب آسکیں۔ مرکز پاکستان یہ کوشش بھی کرے گا کہ "لالۂ صحرا" نامی اُردو جریدے کا اجرا جلد ہو سکے۔ اس پرچے کا ڈیکلریشن بہت پہلے لیا گیا تھا۔ اُمید ہے ہم اس میں کامیاب ہوں گے اور یہاں اُردو زبان اور ادب کے فروغ و اشاعت کا حوصلہ افزا کام ہوگا۔

اُردو کے پہلے صاحبِ دیوان عرب شاعر ڈاکٹر زبیر فاروق نے کہا:۔

"ہم امارات والوں کا اُردو کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے۔ میرے والد صاحب غالبؔ کے طرفداروں اور اقبالؔ کے پرستاروں میں سے ہیں ان کو ان عظیم شعرا کے سینکڑوں اشعار یاد ہیں۔ ہمارے خاندان کے اکثر ممبر اُردو بول اور سمجھ لیتے ہیں۔ میں اُردو میں شاعری کرتا ہوں الله "پسِ کہسار" کے بعد ایک اور مجموعہ زیرِ ترتیب ہے۔ مجھے اُردو سے پیار ہے اور میں بلا خوف و تردید کہہ سکتا ہوں کہ امارات میں اُردو کا مستقبل تابناک ہے۔"

معروف پاکستانی تاجر، ادیب و شاعر ع۔ س۔ مسلم کہتے ہیں:

"میں برس ہا برس سے شارجہ میں مقیم ہوں۔ تاجر ہونے کے ناطے مجھے مختلف اقوام کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے انگریزی، عربی اور فارسی پر دسترس حاصل ہونے کے باوجود مجھے بہت کم مواقع ملے ہیں جہاں اُردو کے علاوہ کوئی دوسری زبان بولنا پڑی ہو۔ بلاشبہ اُردو عرب امارات میں رابطہ کی اوّلین زبان ہے اور اب تو اس کی جڑیں اتنی پھیل چکی ہیں کہ اس زبان کی یہ حیثیت آسانی سے کم نہیں کی جا سکے گی۔"
